سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۴ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی شکایت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہیں ہوئی البتہ شام کے وقت بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ تیز پیشاب کے ٹیسٹ سے گردوں کی تکلیف کا پتہ چلتا ہے جو قابلِ فکر ہے۔ اِس وقت حضور کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

بیعت کے ساتھ عملِ صالح ضروری ہے، بغیر اچھے اعمال کے خدا تعالیٰ خوش نہیں ہوتا

نیک اور متقی بنو، ہر ایک بدی سے بچو، رات اور دن تضرّع میں لگے رہو

"آدمی کو بیعت کرکے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔ آج کل بلا کا زمانہ ہے۔ طاعون ہر طرف پھیل رہی ہے صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو، متقی بنو، ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں سے گزارو۔ رات اور دن تضرّع میں لگے رہو۔ جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا، تضرّع، صدقہ و خیرات کرو، زبانوں کو نرم رکھو، استغفار کو اپنا معمول بناؤ، نمازوں میں دعائیں کرو، مثل مشہور ہے کہ منتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پسِ پشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔" (البدر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء)

درخواستِ دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کینیڈا میں

اوٹاوہ ۲۲ جولائی۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں امید ظاہر کی کہ تمام ممالکِ عالم کانگو سے متعلق اقوام متحدہ کے فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں گے۔ کل آپ کی وزیر خارجہ کینیڈا سے بھی بات چیت ہوگی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بخیریت گھوڑا گلی پہنچ گئے

گھوڑا گلی (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور سے جہلم اور راولپنڈی ہوتے ہوئے مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۶۳ء کو بخیریت گھوڑا گلی پہنچ گئے ہیں۔ یہاں آکر یوں تو طبیعت پر اچھا اثر پڑا ہے لیکن قبض کی شکایت ہوگئی جس کی وجہ سے جلاب لینا پڑا۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا انڈونیشیا میں ورود

آپ جماعتوں کا دورہ کرنے کے علاوہ سالانہ کانفرنس میں بھی شرکت کریں گے

رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم سید شاہ محمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر اپنے مشرق بعید کے دورے کے پروگرام کے مطابق ۲۲ جولائی کو انڈونیشیا بخیر و عافیت پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

چونکہ انڈونیشیا میں ہماری بہت سی جماعتیں ہیں جن کا دورہ کرنا ہے سالانہ کانفرنس

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

مبارک تحریکِ دعا میں ہر مخلص احمدی کو شریک ہونا چاہیئے۔ معتمد صدر، صدر انجمن احمدیہ

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ جولائی ۶۳ء

چند اقتباسات

ایک مشہور صحافی اور ادیب اردو کے ایک مشہور ہفت روزہ میں "اسلام کے واجبات اور ہم" کے موضوع پر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آجکل مسلمانوں کے ایک سن رسیدہ اور بڑے لیڈر تقریباً اپنے ہر بیان میں خلافت راشدہ کا ذکر خیر ضرور فرماتے رہتے ہیں لیکن انہوں نے کبھی یہ سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں فرمائی کہ خلافت راشدہ کی حقیقی عملی حیثیت کیا تھی اور وہ کن کن فضائل ومحاسن کی بدولت بندگان خدا کی خدمت کا ایک معیاری پیمانہ ٹھہری تھی؟

بے شک خلافت راشدہ میں آپ کو عالیشان عمارتیں اور شہر نہیں مل سکتے، طمطراق کے سامان بھی نظر نہیں آسکتے مگر بندگان خدا کی راحت وآسائش، ان کی بھلائی اور خیر خواہی، ان کی حق رسی اور اطمینان، ان کے اسلام وایمان کی ویسی مثالیں کسی دوسری جگہ مل سکیں تو پیش کیجئے۔ حکومتوں کا اولین مقصد کیا ہوتا ہے؟ بندگان خدا کی راحت وآسائش ان کی فلاح وبہبود اور ان کی اشرفیت کی بحالی، تاج محل اور لال قلعہ کسی کے لئے کتنے ہی باعث فخر ہوں مگر انہیں دیکھ دیکھ کر مخلوق اپنی بنیادی ضرورتیں پوری نہیں کرسکتی۔

سورج، چاند اور تاروں کی آنکھوں نے آج تک کوئی ایسی قدسی جماعت نہیں دیکھی جس نے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہادی ومرسل کے ساتھ ویسا عشق کیا ہو جیسا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے کیا۔ ایسی فداکاری وجاں نثاری کی کوئی نظیر تاریخ عالم کے صفحات پر محفوظ ومرقوم نہیں جس کی درخشاں عملی شہادتیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی آغوش رحمت میں تربیت یافتہ بزرگ تئیس سال تک حضور صلعم کے روبرو اور بعد ازاں اپنی زندگیوں کے آخری سانس تک مسلسل ومتواتر پیش کرتے رہے مگر آپ کو ایک بھی مثال نہیں مل سکتی کہ کسی مقام کا نام حضور صلعم کے نام نامی واسم گرامی سے یا خلفائے راشدین سے منسوب ہوا اور اپنے ہاں کی مثالیں پیش کرنا تحصیل حاصل ہے۔ پھر جب وہ دولت مدینہ منورہ پہنچی جو ایران شام اور مصر کے حکمرانوں نے صدیوں سے جمع کر رکھی تھی تو کیا اس دولت سے ایک بھی اینٹ اس حجرۂ مقدسہ کو لگائی گئی جس میں کائنات انسانیت کی افضل ترین امانت محو استراحت تھی؟ کیا یہ دولت اس پاک مسجد کی پرتکلف تعمیر میں صرف ہوئی جو خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دنیا کی تیسری مقدس مسجد تھی؟ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو مسجد وسیع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی طرح کھجور کے تنے لے کر ستون بنائے کھجور ہی کی شاخیں اور پتے اوپر بچھا کر مٹی ڈال دی۔"

اس کے بعد صاحب مقالہ نے پاکستان کے مسلمانوں سے خطاب کر کے فرمایا ہے:۔

"خیر ان مسائل کو بھی نظر انداز کر دیجئے یہ بتائیے کہ اس دنیا میں مسلمان کا اولین وظیفہ کیا ہے؟ کسی خاص خطے میں وضع وطرز حکومت کی بحثوں کے لئے پوری توتیں صرف کر دینا یا اسلام کے سرمدی پیغام کو دنیا کی مختلف قوموں اور خطوں تک پہنچانا اور برکات وحسنات کے اس گنجینہ شہوار کو عام کر دینا جسے ہم دونوں جہانوں میں فوز وفلاح کا بہترین وسیلہ مانتے ہیں؟ کیا ہم نے آج تک سوچا کہ اس وظیفے کے سلسلے میں ہم پر کیا کچھ واجب ہے؟ یہ تو نہیں سمجھا جا سکتا کہ ہمارا کام محض خاص وضع کی حکومت ترتیب دینا ہے اور اسلام کا ابدی پیغام سننے اور سمجھنے کے لئے دنیا کو خود ہمارے پاس آنا چاہیئے؟

ہم نے مذہب کی بناء پر انقلاب برپا کرنے کے بعد اور جو کچھ کیا اس پر نقد وتبصرہ سے قطع نظر کیجئے اور یہ سوچئے کہ پیغام اسلام اس دنیا تک پہنچانے کے لئے ہم نے کیا کیا جو سعادتوں اور برکتوں کے اس سرچشمے سے محروم ہے اور اس کی تعداد اربوں تک پہنچی ہوئی ہے؟

ہم نے اس پیغام کی اشاعت کے لئے فضا کس حد تک اور کن کن طریقوں سے سازگار بنائی؟ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دولت سرمدی اس لئے نہیں بخشی کہ صرف خود فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو محروم رکھیں۔ اس لئے بھی نہیں بخشی کہ اس دولت کے نام پر چند آدمی بڑے بڑے عہدے سنبھال لیں۔ چند کاروبار کے مالک بن جائیں، اس کے سوا کوئی کام ضروری نہ سمجھا جائے۔"

اب ہفت روزہ مذکور کے ایک ادارتی نوٹ سے حسب ذیل عبارت ملاحظہ فرمایئے:۔

"ربیع الاول کا سارا مہینہ حضور (فداہ امی وابی) کی ولادت کے باعث بڑے تزک واحتشام سے منایا جاتا ہے یوم میلاد پر اتنی رونق ہوتی ہے کہ الفاظ اس کی تصویر کھینچنے سے قاصر ہیں مہینہ بھر سیرۃ النبیؐ پر جلسے ہوتے ہیں جن میں مختلف واعظ مختلف علماء اور مختلف مقرر سرور کائنات کے اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ان تقریبات سے اس امر کا اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے کس قدر دلبستگی ہے۔ پچھلی دفعہ ہم نے لکھا تھا کہ کئی برس سے لاہور کے زندہ دل مسلمانوں نے بازاروں، دکانوں، محلوں اور مکانوں کو سجانے اور جگمگانے کی راہیں کھول رکھی ہیں۔ یہ عقیدت وارادت کا ایک اہل مظاہرہ ہے جس میں زندگی اور اس کی توانائی ضرور ہے مگر کثرت غایت سے پہلو اسراف تبذیر کی زد میں آتے ہیں۔ اگر مسلمان اسی روپے سے ملت کے عسرت زدہ لوگوں کی امداد کریں تو ان کا یہ عمل نہ صرف اسوہ حسنہ سے زیادہ قریب ہوگا بلکہ اس میں اجر وثواب کے بے شمار خزینے ہیں جو جھنڈیاں لگانے، دروازے بنانے اور بتیاں جلانے پر خرچ ہوتا ہے اگر اس روپے سے بیواؤں، یتیموں اور حاجتمندوں کی دستگیری کی جائے تو یہ بات تعلیمات رسول اللہ کی منشا ومفہوم کے عین مطابق ہے —

یہ بات ہمارے علمائے کرام کو مان لینی چاہیئے کہ اسلام کے تبلیغی دروازے اس وقت بند پڑے ہیں، افریقہ میں قبول اسلام کی رفتار کا باعث مختلف ہے اور اس کے وجوہ بھی مختلف ہیں، وہاں نصرانی سامراج کی شدتوں نے بھی لوگوں کو قبول اسلام کی طرف مائل کر دیا ہے وہ لوگ سیاسی استحصال ومجلسی چھوت چھات سے عاجز آکر اسلام کی راہ پر آگئے ہیں مگر عیسائی مشن اس سے بھی غافل نہیں وہ مقابلہ کی پوری قوت صرف کر رہے ہیں مسلمانوں کے پاس اسلام کی دلکش تعلیمات اور دلفریب مساوات کے سوا کچھ نہیں اور یہی وجہ افریقہ میں قبولِ اسلام کی ہے، ورنہ جہاں تک ظاہری اسباب اور عملی آثار کا تعلق ہے مسلمانوں کی تہی دامنی واضح ہے باقی تمام جگہیں اسلام کی تبلیغی دعوتیں خارج از وجود ہیں بلکہ اسلام کی حالت یہ ہے کہ نام کے سوا مقامی عقائد کا پشتارہ اٹھا کر مسلمان اقوام زندگی بسر کر رہی ہیں۔ نہ مسلمان اس کی ضرورت سمجھتے ہیں نہ عام فضا میں اس کا احساس موجود ہے بالفاظ دیگر تبلیغی اعتبار سے اسلام کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ مذہب بعض اکابر وشیوخ کے رسوم وعقائد کا اتباع واظہار بن گیا ہے، ایک بڑی مصیبت جس کی طرف شاذ ہی توجہ دی گئی ہے وہ ہمارے علماء کا لٹریچر ہے جس میں سبھی کچھ موجود ہے مگر دینی ارادت کے ساتھ ساتھ علمی تفکر بالکل نہیں۔ زبان عوام سے مختلف ہے۔ ہمارے واعظین نے سیرۃ النبیؐ کو جہلا میں اپنی گذر بسر کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ جب تک ہم یہ صورت حال بدلیں نہیں اور یہ جو کچھ ہو رہا ہے اس میں یکسر انقلاب نہ لائیں۔ ایک دعوت اور تحریک کے طور پر اسلام مسلمانوں میں جاری وساری نہیں ہو سکتا۔ اس وقت خود مسلمانوں کو اسلام آشنا کرنے کی ضرورت ہے۔"

یہ تینوں اقتباسات آپ نے غور سے پڑھ لئے ہیں اب ذیل میں ایک ٹکڑا ہفت روزہ "زندگی" رحیم یار خاں سے بھی ملاحظہ کیجئے یاد رہے کہ یہ ہفت روزہ ایک مشہور مذہبی سیاسی جماعت کا اکثر پراپیگنڈہ کرتا رہتا ہے۔ خیر معاصر عام عنوان "تعارف" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"ادھر دیکھئے یہ نو دس سال کا بچہ ہاتھ میں کوئلہ لئے دیوار پر نامناسب الفاظ لکھ رہا ہے۔ منع کرنے پر منہ چڑایا اور بھاگ گیا۔ گلی کے کئی ایک بچے جمع ہیں۔ اتفاق سے اس بچے کے ایک بزرگ بھی سامنے آرہے ہیں۔

انہیں کہا گیا کہ بچے کو اس طرح دیواروں پر لکھنے سے روکنا چاہیئے۔ فرمانے لگے کہ میرا بچہ تو صبح سے دوسرے محلہ گیا ہوا ہے۔ اب دوسرے بچے کہہ رہے ہیں کہ وہی تھا لیکن آپ ان بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ رہے ہیں۔

اب انہوں نے دوسرا پینترا بدلا اور بولے وہ تو لکھنا جانتا ہی نہیں۔ بچوں کا اصرار ہے کہ وہ پانچویں جماعت میں پڑھتا ہے اور لکھ سکتا ہے اور آپ بچوں کو کہہ رہے ہیں کہ یہ بکواس کرتے ہیں۔ خواہ مخواہ اس کا نام لے رہے ہیں۔۔۔

اب انہیں کون سمجھائے۔ کہا اچھا بابا اسے کہیں خوب لکھا کرے۔

شام کو بچہ گھر آیا تو محلہ داروں کے سامنے اقرار کر گیا کہ ہاں وہ لکھ رہا تھا۔۔۔ ذرا سوچئے جس معاشرہ میں یہ حالت ہو اس کے بہتر ہونے کی توقع کیسے اور کیونکر ہو سکتی ہے۔"

(ہفت روزہ "زندگی" رحیم یار خاں ۱۹؍۶۳ء)

اسی ہفت روزہ سے اسی جگہ پر ایک اور ٹکڑا بھی ملاحظہ ہو:۔

"ان سے ملیئے۔

یہ انکم ٹیکس کے پیلف ہیں۔ پرانی وضع کے سیدھے سادھے آدمی ہیں کسی کو بے جا تنگ نہیں کرتے۔ روٹی کا وقت آجائے تو بازار سے مول لے کر کھا لیتے ہیں۔

انہوں نے ایک واقعہ بیان کیا کہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

قسط نمبر ۲

نمازِ تہجد اور ذکرِ الٰہی کی عظمت و اہمیت

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

شیخ خورشید احمد

نمازِ تہجد کے متعلق رسول کریمؐ کے ارشادات

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ رات کے آخری حصہ میں اللہ تعالےٰ بندوں کے بہت قریب آجاتا ہے اور ان کی دعاؤں کو غیر معمولی طور پر سنتا اور انہیں قبول کرتا ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کو نماز تہجد کا التزام کرنے کی خصوصیت کے ساتھ بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات آپؐ رات کو پھر کر یہ جائزہ لیا کرتے تھے کہ صحابہ میں سے کون نماز تہجد ادا کرتا ہے اور کون نہیں کرتا۔ آپ نے ایک موقعہ پر فرمایا میاں بیوی دونوں کو نماز تہجد ادا کرنی چاہیئے۔ اگر خاوند کی آنکھ کھلے اور وہ دیکھے کہ بیوی بیدار نہیں ہوئی۔ تو اسے چاہیئے کہ بیوی کو جگائے اور اسے نماز تہجد ادا کرنے کے لئے کہے۔ اگر وہ نہ جاگے تو پانی کا چھینٹا اس کے منہ پر مار کر اسے جگائے اسی طرح اگر بیوی کی آنکھ کھل جائے تو اسے خاوند کے ساتھ بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

ایک موقعہ پر مجلس میں ایک نوجوان صحابی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ذکر ہو رہا تھا۔ کسی نے کہا ان میں یہ خوبی ہے۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں وہ بڑا اچھا ہے بشرطیکہ نماز تہجد بھی پڑھا کرے۔“ غالباً حضرت عبداللہ بن عمر نماز تہجد میں کچھ سست ہوں گے۔ اس لئے اس رنگ میں ان کا ذکر کر کے انہیں اس طرف توجہ دلائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاداری میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا۔ تہجد میں خاص کر اٹھو اور ذوق و شوق سے ادا کرو“ (البدر ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء)

ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں:
”اس سے پیشتر کہ عذاب الٰہی آکر تو یہ کا دروازہ بند کردے توبہ کرو جبکہ دنیا کے قانون سے اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔ جب بلا سر پر آوے تو اس کا مزا چکھنا ہی پڑتا ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی بات سے توبہ کریں۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان بدکاریوں اور خدا کی ناراضگی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں۔ اور تقوےٰ اختیار کریں۔“

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء)

نماز تہجد کے لئے بیدار ہونے کے تیرہ طریق

بعض اوقات نماز تہجد ادا کرنے کی خواہش موجود ہوتی ہے۔ لیکن وقت پر آنکھ نہیں کھلتی اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے انسان اس سے محروم رہ جاتا ہے۔ اس روک اور مشکل کو دور کرنے کے لئے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز تہجد کے لئے اٹھنے کے بعض نہایت مؤثر طریق بیان فرمائے تھے جو افادہ احباب کے لئے حضور ہی کے مبارک الفاظ میں درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

”پہلا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے نیچر میں یہ قاعدہ رکھا ہے کہ جس وقت میں کوئی چیز پیدا ہوتی ہو وہی وقت جب دوسری دفعہ آئے۔ تو اس چیز میں پھر جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی مثالیں کثرت سے مل سکتی ہیں۔ مثلاً انسان کو جو بیماری بچپن میں ہوئی ہو۔ وہی بیماری بڑھاپے میں جبکہ بچپن کی سی حالت ہو جاتی ہے عود کر آتی ہے۔ یہی بات درختوں اور پرندوں میں پائی جاتی ہے۔ اس قاعدہ سے رات کو اٹھنے میں اس طرح مدد مل سکتی ہے کہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کچھ عرصہ ذکر کرے۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ جتنا عرصہ وہ ذکر کرے گا۔ صبح سے اتنا ہی قبل اس کی آنکھ ذکر کرنے کے لئے کھل جائیگی۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ عشاء کی نماز پڑھ لینے کے بعد کسی سے کلام نہ کرے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کلام کرنے سے روکا ہے گو یہ بھی ثابت ہے کہ بعض دفعہ آپؐ کلام کرتے رہے ہیں۔ مگر عام طور پر آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ اس کا باعث یہ ہے کہ اگر عشاء کی نماز کے بعد باتیں شروع کر دی جائیں گی اور انسان زیادہ جاگے گا تو صبح کو دیر سے اٹھے گا۔ اور دوسرے یہ کہ اگر وہ باتیں دینی یا مذہبی نہ ہوں گی۔ تو ان کی وجہ سے توجہ ذکر سے ہٹ جائے گی۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عشاء کی نماز کے بعد بغیر کلام کئے سو جانا چاہیئے۔ تاکہ دینی خیالات پر ہی آنکھ لگے اور سویرے کھل جائے۔ دفتر کے کام یا اور کوئی ضروری فعل عشاء کی نماز کے بعد منع نہیں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ سونے سے پہلے ذکر کرے۔

تیسرا طریق یہ ہے کہ جب کوئی عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سونے لگے۔ تو خواہ اس کا وضو ہی ہے۔ تو بھی تازہ وضو کر کے چارپائی پر لیٹے۔ اس کا اثر قلب پر پڑتا ہے اور اس سے خاص قسم کی نشاط پیدا ہوتی ہے۔ اور جب کوئی تازہ وضو کی وجہ سے نشاط کی حالت میں سوئے گا تو وہ آنکھ کھلنے وقت بھی نشاط میں ہی ہوگا۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی روتا سوئے تو وہ چیخ مار کر اٹھ بیٹھتا ہے۔ اور اگر ہنستا سوئے تو اٹھتے وقت بھی اس کا چہرہ بشاش ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح جو وضو کر کے نشاط سے سوتا ہے۔ وہ اٹھتا بھی نشاط سے ہی ہے اور اس طرح اس کو اٹھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

چوتھا طریق یہ ہے کہ جب سونے لگے تو کوئی ذکر کر کے سوئے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رات کو ذکر کرنے کے لئے پھر اس کی آنکھ کھل جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے یہ ذکر کیا کرتے تھے کہ پہلے آیت الکرسی پڑھتے

(باقی اگلے صفحہ پر)

وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا

محترم سید داؤد احمد صاحب مینجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز

مندرجہ بالا عنوان کے تحت خاکسار کی طرف سے الفضل میں ایک اعلان شائع ہوا تھا کہ احباب کرام حضور ایدہ اللہ کے اخلاق، محبت اور شفقت کے واقعات تحریر فرما کر دفتر ریویو کو ارسال فرما دیں تاکہ ان کو کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے تاکہ دنیا پر الہام الٰہی کا تاریخی اور واقعاتی رنگ میں اظہار ہو سکے۔

اسی ضمن میں ایسے واقعات بھی درج کئے جاویں۔ جن سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی مندرجہ ذیل صفات پر بھی روشنی پڑتی ہو۔

(۱) تبحر علمی (۲) سخت ذہین اور فہیم ہونا (۳) دل کا حلیم ہونا (۴) خاص قبولیت دعا (۵) انفاس قدسیہ کی بدولت روحانی بیماریوں کا علاج کرنا۔ (۶) اسیر دل کی رستگاری کا موجب ہونا (۷) خدمت اسلام کی سچی تڑپ اور اس کے لئے جدوجہد (۸) غیر معمولی یادداشت (۹) غریب پروری

خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت نے اس طرف توجہ کی ہے امید ہے کہ باقی احباب بھی اس طرف توجہ کریں گے اور اپنے تاثرات جلد تر تحریر فرما کر دفتر ریویو آف ریلیجنز ربوہ کو ارسال فرمائیں گے۔ امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ احباب جماعت کی خدمت میں اس سلسلہ میں تحریک فرماتے رہیں۔

پھر تینوں قل ایک ایک دفعہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور ہاتھ سارے جسم پر پھیرتے اور ایسا تین دفعہ کرتے تھے اور پھر دائیں طرف منہ کرکے یہ عبارت پڑھتے اللھم اسلمت نفسی الیک و وجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک رغبۃً ورھبۃً الیک لاملجاء ولامنجاء الا الیک اٰمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت۔ اسی طرح ہر مومن کو چاہیئے اور پھر چارپائی پر لیٹ کر دل میں سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم یا کوئی اور ذکر جاری رکھنا چاہیئے حتی کہ اسی حالت میں آنکھ لگ جائے۔ کیونکہ جس حالت میں انسان سوتا ہے عام طور پر وہی حالت ساری رات اس پر گذرتی رہتی ہے اس لئے جو شخص تسبیح و تحمید کرتا ہوا سوئے گا گویا ساری رات اسی میں لگا رہے گا۔ دیکھو عورتیں یا بچے اگر کسی غم اور تکلیف میں سوئیں تو سوتے سوتے جب کروٹ بدلتے ہیں تو دردناک اور غمگین آواز نکالتے ہیں کیونکہ اس غم کا جو سوتے وقت ان کو تھا ان پر اثر ہوتا ہے لیکن اگر کوئی تسبیح کرتے سوئے گا تو جب کروٹ بدلے گا اس کے منہ سے تسبیح کی آواز ہی نکلے گی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں خدا فرماتا ہے کہ مومن وہ ہوتے ہیں۔ تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفاً وطمعاً ومما رزقنٰھم ینفقون (سورۃ السجدہ) یعنی ان کے پہلو بستروں سے اٹھتے رہتے ہیں اور وہ خوف اور طمع سے اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ بظاہر تو یہ بات درست نہیں معلوم ہوتی کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی سوتے تھے اور دوسرے سب مومن بھی سوتے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ چونکہ وہ تسبیح کرتے سوتے ہیں اس لئے ان کی نیند نیند نہیں ہوتی بلکہ تسبیح ہی ہوتی ہے۔ اور اگرچہ وہ سوتے ہیں مگر درحقیقت سوتے نہیں۔ ان کی کمریں بستروں سے الگ رہتی ہیں اور وہ خدا کی یاد میں مشغول ہوتے ہیں۔

پانچواں طریق یہ ہے کہ سونے کے وقت کامل ارادہ کر لیا جائے کہ تہجد کے لئے ضرور اٹھوں گا۔ انسان کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ طاقت رکھی ہے کہ جب وہ زور سے اپنے نفس کو کوئی حکم کرتا ہے تو وہ تسلیم کر لیتا ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کو تمام دانا مانتے آئے ہیں۔ پس تم سونے کے وقت پختہ ارادہ کر لو کہ تہجد کے وقت ضرور اٹھیں گے۔ اس طرح کرنے میں گویا تم تو سو جاؤ گے مگر تمہاری روح جاگتی رہے گی کہ مجھے حکم ملا ہے کہ فلاں وقت جگانا ہے اور عین وقت پر خود بخود تمہاری آنکھ کھل جائے گی۔

چھٹا طریق ایسا ہے کہ جس کے کرنے کی میں صرف ایسے ہی شخص کو اجازت دیتا ہوں جو یہ دیکھتا ہو کہ میرا ایمان خوب مضبوط ہے اور وہ یہ کہ وتروں کو عشاء کی نماز کے ساتھ نہ پڑھے بلکہ تہجد کے وقت پڑھنے کے لئے رہنے دے عام طور پر یہ بات پائی جاتی ہے کہ انسان فرض کو خاص طور پر ادا کرتا ہے مگر نفل میں سستی کر جاتا ہے۔ پس جب نفلوں کے ساتھ واجب مل جائے گا تو اس کی روح کبھی آرام نہ کرے گی جب تک کہ اس کو ادا نہ کرے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نفس سستی نہیں کرے گا۔ لیکن اگر وتر پڑھے ہوئے ہوں اور تہجد کے وقت آنکھ کھل بھی جائے تو نفس کہہ دیتا ہے کہ وتر تو پڑھے ہی ہوئے ہیں نفل نہ پڑھے تو نہ سہی مگر جب یہ خیال ہوگا کہ وتر بھی پڑھنے ہیں تو ضرور اٹھے گا اور جب اٹھے گا تو نفل بھی پڑھ لے گا۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے اس کے لئے شرط ہے کہ ایمان بہت مضبوط ہو جب ایمان مضبوط ہوگا تو وتروں کے لئے ضرور اٹھے گا ورنہ وتروں کے پڑھنے سے بھی محروم رہے گا۔

ساتواں طریق بھی انہیں لوگوں کے لئے ہے جو روحانیت میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ عشاء کی نماز کے بعد نفل پڑھنے شروع کریں اور اتنی دیر تک پڑھیں کہ نماز میں ہی نیند آجائے اور اتنی نیند آئے کہ برداشت نہ کی جا سکے۔ اس وقت سوئے۔ باوجود اسکے کہ اس میں زیادہ وقت لگے گا مگر سویرے نیند کھل جائے گی اور یہ روحانی ورزش ہوتی ہے۔

آٹھواں طریق وہ ہے جس کا ہمارے صوفیاء میں رواج تھا۔ میں نے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی مگر مفید ہے اور وہ یہ ہے کہ جن دنوں میں نیند آئے اور وقت پر آنکھ نہ کھلے ان میں نرم بستر ہٹا دیا جائے۔"

(باقی)

ضروری تصحیح

الفضل مؤرخہ ۱۸ ؍ جولائی میں سوئٹزرلینڈ میں احمدیہ مسجد کے افتتاح کی جو تفصیلی روئداد شائع ہوئی ہے اس میں کتابت کی دو افسوسناک غلطیاں ہو گئی ہیں اس مسجد کی بنیاد ۲۵ ؍ اگست ۱۹۶۲ء کو رکھی گئی تھی اور اس کا افتتاح ۲۲ ؍ جون ۱۹۶۳ء کو عمل میں آیا تھا مذکورہ بالا پرچہ میں یہ دونوں تاریخیں غلط شائع ہو گئی ہیں۔

احباب تصحیح فرمالیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

فیضانِ رسالت

مکرم سید احمد صاحب اعجاز

فیضانِ رسالت سے ہیں اُمّت کے کمالات!
مہتاب سے ضَو ریز ہیں خورشید کے لمعات!

صدّیق کا رتبہ کہ نبوّت کا ہو اعزاز
سب کیا ہیں محمّدؐ کی غلامی کے مقامات!

تُو چاہے تو دشوار نہیں معرفتِ حق
مرقوم ہیں ہر برگِ گُلِ لالہ میں آیات!

بُنیادِ یقیں، معجزۂ تازہ بتازہ
کافی نہیں ایماں کے لئے محض حکایات!

خود فیصلہ کر سکتی ہے انساں کی فطرت
تاچند زمانے میں کلیسا کی روایات!

ماحولِ کلیسا میں مساجد ہیں نمودار
اِک مردِ مجاہد کی توجّہ کی کرامات!

حیراں ہوں کیوں ہے تجھے انکارِ خلافت
پوشیدہ نہیں تجھ سے خلافت کے کمالات!

تاچند نصیبِ دلِ ناشاد جُدائی
تاچند فقط سوزِ تمنّائے ملاقات!

بخشا ہے مرے دل کو اگر ذوقِ محبّت
اپنے رخِ زیبا سے اُٹھا دے یہ حجابات!

وہ رات کہ مائل بہ کرم حُسنِ ازل تھا
آتی ہے مجھے یاد ابھی تک وہ حسیں رات!

جب رُوح درِ یار پہ سجدے میں گری تھی
اللہ رے کیا چیز تھے وہ شوق کے لمحات!

اے مردِ مسلماں ترے کچھ کام نہ آئی
بے سوزِ محبّت تہِ محراب مناجات!

افسوس کہ بیگانہ جنوں سے ہے ترا دَور
بے کیفِ غمِ عشق ترا روز تری رات!

اللہ پہ بھروسا نہ تجھے ہے نہ مجھے ہے
کیا چیز ہیں ورنہ غمِ ہستی کے محالات!

مُمکن نہیں مُمکن نہیں مُمکن نہیں ہمدم
اللہ کا بندہ بھی رہے موردِ آفات!

خوش بخت ہے دُنیا سے جسے دین ہے پیارا
کہنے کو بہت لوگ ہیں دنیا۱؎ میں خوش اوقات!

کیا پوچھنا اُس کا وہ دو عالم سے غنی ہے
وہ بندہ عطا جس کو ہوئی معرفتِ ذات!

یہ انجمنِ اعجاز نہیں محرمِ اسرار
مُشکل ہے مرے واسطے اظہارِ خیالات!

۱؎ دُنیا:

حج بیت اللہ شریف و زیارت مدینہ منورہ کے
ایمان افروز کوائف

(الحاج چوہدری مبارک علی صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد — انڈیا)

(۳)

جنت البقیع میں قبروں یا مزاروں کے لئے خاص اہتمام نہیں کیا گیا جو بظاہر ایک عقیدتمند کے لئے تکلیف دہ امر ہے مگر ہم اس میں بھی خدا تعالیٰ کی مشیت کا ہاتھ محسوس کرتے ہیں۔ ورنہ اہل عرب جس طرح توہمات میں مبتلا تھے اگر اس وقت ان چیزوں کے لئے خاص اہتمام کی اجازت مل جاتی تو نامعلوم وہاں کتنا شرک ہوتا یہ احساس کر کے کہ اس مبارک مقام پہ حضرات کتنی مبارک اور اسلام کی سچی جاں نثار ہستیاں مدفون ہیں۔ طبیعت خود بخود دعا کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔

مدینہ منورہ کے شمال کی طرف مسجد قبا واقعہ ہے۔ ہجرت کے وقت مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے قبل حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تین دن قیام فرمایا تھا۔ اس جگہ ایک کنواں ہے جہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک انگوٹھی گری تھی جو حضرت نبی اکرم صلعم نے ان کو دی تھی اس کے ساتھ ہی حضور نے جس حجرہ میں قیام فرمایا تھا اس کے آثار دیکھے جاتے تھے۔

مدینہ منورہ کے اندر مسجد غمامہ، مسجد حضرت علی رضی، حضرت عمر رضی اور حضرت بلال رضی مشہور مساجد ہیں۔ مدینہ منورہ کے اندر تمام مساجد تو آپ پیدل بھی جا کر دیکھ سکتے ہیں مگر مقام احد، مقام جنگ احزاب یا خندق مسجد قبلتین ٹیکسی پر جانا مناسب ہوتا ہے۔

مسجد قبا کے علاوہ مقام احد اور مقام غزوہ خندق اسلام میں ایک اہم حیثیت رکھتے ہیں مقام احد کے قریب شہداء جنگ احد کے مقابر ہیں۔ افسوس کہ آجکل وہاں کوئی ایسا [illegible] نہیں مل رہا جو اس امر کی رہنمائی کر سکے کہ وہ درہ کونسا ہے۔ جہاں سے مسلمانوں پہ دوبارہ حملہ ہوا تھا۔

مقام خندق پہ اب بھی خندق کے آثار موجود ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خندق بہت گہری کھودی گئی تھی جس کے لئے صحابہ کرام کو از حد محنت اور جاں فشانی سے کام کرنا پڑا ہوگا۔ اس مقام پہ مختلف مساجد ہیں جو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مختلف صحابہ اور خلفاء کی طرف منسوب ہیں۔ سب سے اونچے مقام پہ مسجد فتح ہے جس جگہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صلعم کو فتح کی خوشخبری دی تھی۔ مسجد فتح کے ساتھ ہی مسجد سلمان فارسی رضی بنی ہوئی ہے۔

گویا حضرت سلمان فارسی اس جنگ کے موقعہ پر اپنے محبوب آقا کے قریب ہی مقیم تھے۔ کیونکہ تدبیر جسے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ بھی اسی مبارک وجود کی مبارک قوم کے ساتھ مقدر کی ہوئی تھی۔ اسی مقام پر ہر ایک احمدی کے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے

مسجد قبلتین

یہ وہی مقام ہے جس جگہ تحویل قبلہ کا ارشاد خداوندی نازل ہوا تھا۔ آج بھی اس مسجد میں بیت المقدس جو کہ پہلا قبلہ تھا کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا نشان موجود ہے۔ بلکہ بعض حاجیوں کی سادگی کا عالم یہ تھا کہ بیت المقدس کی طرف سے منہ کر کے اسی محراب میں کھڑے ہو کر نوافل پڑھے جا رہے تھے

بئر عثمان رضی

یہ وہ کنواں ہے جو حضرت عثمان نے یہودیوں سے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ آجکل کنوئیں میں ٹیوب ویل

TUBE - WELL

لگا ہوا ہے اور خوبصورت باغ اور پانی کا نظم بنا ہوا ہے۔

میرا اور برادرم محمود احمد صاحب کا ایک بیود کے گھر میں قیام تھا۔ برادرم شیخ صاحب نزلہ اور بخار کی وجہ سے صاحب فراش تھے۔ میری ملاقات سے قبل اہل خانہ نے ہر رنگ میں ان کا خیال رکھا اور ہمارے باہر جانے کے بعد کمرے کی صفائی اور پانی کا بالالتزام انتظام ہو جاتا تھا۔

ہر حاجی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہم حضرت نبی اکرم صلعم یا صحابہ کے وقت کی کوئی چیز دیکھ سکیں چنانچہ ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی جن کے گھر کے سامنے ہجرت کے وقت نبی کریم صلعم کی اونٹنی بیٹھ گئی تھی ان کی نسل یا خاندان میں بعض افراد کے پاس کچھ چیزیں موجود ہیں۔ چنانچہ تلاش کرتے ہوئے ہم ان کے گھر پہنچے تو ہمیں لکڑی کی ایک کمان۔ قرآن کریم کا ایک قلمی نسخہ اور لکڑی کا ایک تالہ جو کہ ایک صندوق میں محفوظ تھا دکھلایا گیا۔ جس کے متعلق بتلایا گیا کہ کمان تو حضور اقدس صلعم کے زمانہ کا ہے اور قلمی نسخہ اور تالہ حضرت ایوب انصاری کے زمانہ کے تھے واللہ اعلم

جیسا کہ خاکسار نے عرض کیا ہے ہمارے لئے مدینہ منورہ کی ہر گلی اور ہر مقام شعائر اللہ کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ یہ وہی مقام ہے جہاں محبوب دو جہاں سرور دو عالم حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے تقریباً دس سال گزارے ہیں اور آج بھی انسان وہاں جا کر ایک قسم کا روحانی سکون محسوس کرتا ہے جس طرح مکہ مکرمہ میں مسجد حرام اور بیت اللہ شریف میں ناقابل بیان ذہنی سکون میسر آتا ہے اسی طرح مسجد نبوی اور خاص طور پر حضور اقدس صلعم کے مزار مبارک کے قریب انسان محسوس کرتا ہے کہ میں سچ مچ جنت کے کسی باغ میں آگیا ہے

تبدیلی غذا اور آب و ہوا کی وجہ سے اکثر حاجی بیمار ہوتے ہیں اور یہی کیفیت ہم دونوں کی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اس مبارک اور مقدس جگہ میں ایسی تاثیر رکھی ہے کہ وہاں جاتے ہی روحانی اور جسمانی سکون حاصل ہو جاتا تھا ہم دونوں کا یہ معمول رہا کہ ہر نماز کے بعد اپنے آقا کے مزار اقدس پہ جا کر سلام عرض کرتے تھے

مدینہ منورہ اب ہر رنگ میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے سرکاری عمارات اب بالکل نئی طرز کی بنائی جا رہی ہیں اور بہت بڑا ہسپتال تیار ہو چکا ہے جس میں سعودی عرب کے اپنے ڈاکٹروں کے علاوہ پاکستان کے ڈاکٹر بھی کام کرتے ہیں۔ مسجد نبوی کے اردگرد بہت اونچی اور خوبصورت عمارتیں بن چکی ہیں اور مزید بن رہی ہیں سڑکیں کافی کشادہ ہیں مکہ اور مدینہ میں ہمارے قیام کے دوران اونٹ بہت ہی کم نظر آئے ہیں اور اب جو قبائل حج کے موقعہ پر اردگرد سے آتے ہیں ان کے پاس بھی بہترین اور نئی قسم کے ٹرک یا لاریاں ہوتی ہیں اہل مکہ و مدینہ پردہ کے بڑی سختی سے پابند ہیں البتہ بعض دوسرے ممالک سے خواتین حج کے لئے آتی ہیں ان میں سے بعض اس کی پابندی نہیں کرتیں

مدینہ منورہ میں اب ایک اسلامی یونیورسٹی قائم ہو رہی ہے جو الجامعۃ الاسلامیہ کہلاتی ہے اس میں عربی کے علاوہ دوسری زبانیں پڑھانے کا بھی انتظام ہے حکومت سعودی عرب نے اس میں عربی کی اعلےٰ تعلیم کے لئے بیرونی ممالک کے لئے وظائف بھی مقرر کئے ہیں۔ یونیورسٹی کی خوبصورت بلڈنگ مقام احد اور غزوہ خندق کے قریب واقع ہے

یوں تو دنیا کی کوئی نعمت نہیں جو ان دنوں مکہ و مدینہ میں میسر نہ آتی ہو مگر آپ کو مدینہ منورہ میں ہر علاقے کے ہوٹل بھی مل جائیں گے اور آپ کھانے کے لئے کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس نہیں کریں گے۔

ان مقامات کے اردگرد کے ماحول اور ریت کے ٹیلوں کے مقابل پر جب ان نعمتوں پہ نظر پڑتی ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعا جو آپ نے اپنی بیوی اور بچے کو چھوڑتے وقت کی تھی یاد آجاتی ہے کہ

رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ۔

یعنی اے ہمارے رب! میں اس وادی غیر ذی زرع میں تیرے محبوب گھر کے قریب اپنی اولاد کو صرف تیرے ہی حوالے کر کے جا رہا ہوں تاکہ تیرا نام بلند ہوتا رہے مگر اے میرے محسن خدا! اب تو ہی لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انھیں دنیا کی ہر قسم کی نعمتیں رزق کے طور پر عطا کر تاکہ جب وہ اپنے ماحول اور بے بسی کو دیکھیں اور دوسری طرف تیری بے بہا نعمتوں کی بارش ہو رہی ہو تو وہ تیرے اس احسان کی وجہ سے تیرے شکر گزار بندے بنے رہیں۔

اس میں کیا شک ہے کہ ان ایام میں ہر نعمت کو دیکھ کر انسان کا دل خود بخود ہی آستانہ الوہیت پہ جھک جاتا ہے اور وہ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کے نشان دیکھ کر اس کے احسان کو یاد کر کے شکر گزار ہو جاتا ہے۔

مسجد نبوی میں نماز

مسجد نبوی کے لئے دو پیش امام مقرر ہیں ایک قاضی القضاۃ ہے یعنی مدینہ منورہ کا چیف جسٹس اور دوسرا اس کا نائب۔

بعض نمازیں پیش امام خود پڑھاتے ہیں۔ نماز بڑی اور وقار کے ساتھ ادا ہوتی ہے فرائض نماز کے بعد ہندوستان و پاکستان کی طرح ہاتھ اٹھا اٹھا کر لمبی دعائیں پڑھنے کی جو رسم ہے یہاں قطعاً نہیں نماز کے بعد آپ اگر مسجد کے کسی حصہ میں الگ باجماعت نماز ادا کرنا چاہیں تو کسی قسم کی کوئی روک نہیں تہجد کے لئے بھی ان دنوں اذان ہوتی ہے مگر باجماعت تہجد نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ نے ان مقامات کو شرک سے بچایا ہے مگر جو لوگ باہر سے جاتے ہیں وہ کسی نہ کسی رنگ میں اپنی ذہنیت کا مظاہرہ کرتے ہیں ایک دن مسجد نبوی میں نماز مغرب کے بعد ایک جگہ تقریر ہو رہی تھی تقریر کے ختم ہوتے ہی تالیاں بج گئیں گویا مغربیت کے جراثیم وہاں بھی آجاتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان محبوب مقامات کو اس فتنہ عظیم سے بچائے اور ہمیشہ اس کے

(باقی ۔ ۔ ۔)

مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس

از ۱۳ اگست تا ۱۸ اگست

حسب سابق انشاء اللہ العزیز مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام تربیتی کلاس از ۱۳ اگست تا ۱۸ اگست مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر میں منعقد ہوگی۔ تعلیمی اداروں میں رخصتوں کے پیش نظر اسے ماہ اگست میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ تاکہ طلباء خاص طور پر زیادہ تعداد میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔

امسال ہماری کلاس کو یہ امتیازی خصوصیت حاصل ہوگی کہ صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بھی اس میں شامل ہوں گے۔ اسی طرح دیگر علماء سلسلہ بھی تقاریر سے مستفیض فرمائیں گے اس موقعہ پر بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور خدام الاحمدیہ کے قیام کے مقاصد سے واقف کرانے کے لئے ایک نمائش کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔

خاکسار جملہ قائدین مجالس پشاور ڈویژن سے خصوصاً اور دیگر مجالس سے عموماً استدعا کرتا ہے کہ وہ خود بھی تشریف لائیں اور اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ خدام لا کر ہماری حوصلہ افزائی فرما دیں۔

طعام و قیام کا انتظام مجلس پشاور کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر، نوٹ لینے کے لئے پنسل اور کاپی ہمراہ لائیں۔ نیز کھانے کیلئے پلیٹ، مگ وغیرہ ہمراہ لائیں۔

(شمس الدین اسلم قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوہاٹ روڈ۔ سول کوارٹرز۔ پشاور چھاؤنی)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۲۱- محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ بنت خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ـــ ۲۰
۳۲۲- محترمہ والدہ صاحبہ چوہدری شاہ نواز صاحب " " ۰۰ ـــ ۱۵۰
۳۲۳- محترمہ بیگم صاحبہ کیپٹن شیر محمد صاحب " " ۰۰ ـــ ۵۰
۳۲۴- مکرم ملک محمد شفیع صاحب نونہروی دارالرحمت وسطی ربوہ ۰۰ ـــ ۱۱
۳۲۵- مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب بنگوی کرشن نگر لاہور ۰۰ ـــ ۲۵
۳۲۶- محترمہ اہلیہ صاحبہ و بچگان الحاج خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ ۰۰ ـــ ۱۵
۳۲۷- احباب جماعت احمدیہ واہ کینٹ بذریعہ مکرم ملک محمد صدیق صاحب ۵۰ ـــ ۲۸
۳۲۸- " " " جہلم بذریعہ مکرم عبدالرحیم صاحب ۱۲ ـــ ۶۸
۳۲۹- " " " پشاور بذریعہ مکرم جناب مولا بخش صاحب ۰۰ ـــ ۱۰۰
۳۳۰- محترمہ سیدہ نعیمہ صاحبہ دختر سید میر حامد صاحب سیالکوٹ ۰۰ ـــ ۵۰
۳۳۱- مکرم محمد صدیق صاحب ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ ۸۷ ـــ ۱۸
۳۳۲- مکرم خیر الدین صاحب مالو کے بھگت " " ۰۰ ـــ ۱۰
۳۳۳- احباب جماعت احمدیہ سینجر چانگ ضلع حیدرآباد بذریعہ مکرم محمد عبداللہ صاحب ۰۰ ـــ ۳۰
۳۳۴- " " چک ۱۶۶ مراد بذریعہ مکرم غلام قاسم صاحب ۰۰ ـــ ۳۹
۳۳۵- مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب معرفت ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۰۰ ـــ ۱۰
۳۳۶- احباب جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ بذریعہ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب ۰۰ ـــ ۱۳
۳۳۷- " " " راولپنڈی بذریعہ صوفی رحیم بخش صاحب ۰۰ ـــ ۱۴۷
۳۳۸- " " " بشیر آباد اسٹیٹ سندھ بذریعہ مکرم الحاج محمد ابراہیم صاحب خلیل ۰۰ ـــ ۱۶
۳۳۹- " " " ایبٹ آباد بذریعہ مکرم محمد اعظم صاحب عرائض نویس ۰۰ ـــ ۱۹
۳۴۰- مکرم محمد عثمان صاحب ورک پیراں غائب ضلع ملتان ۰۰ ـــ ۲۵

وکیل المال اوّل تحریک جدید

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (مینجر)

لیڈر ـــ بقیہ صفحہ ۲

وہ جھنگ میں تعینات تھے۔ ربوہ سے کوئی دس ہزار کے قریب رقم وصول کرنی تھی۔ چنیوٹ سے ربوہ روانہ ہوئے چھوٹا سا بیگ ہاتھ میں تھا۔ ربوہ کی حدود میں داخل ہوئے تو دو نوجوان ملے میرا بیگ لے لیا اور ربوہ کی طرف چل پڑے میں نے اپنی آمد کی وجہ بتائی تو کہنے لگے آپ ناواقف ہیں۔ پہلے مہمان خانہ میں چلئے۔ کھانا کھا کر پھر اپنے کام پر چلے جائیں۔ میں نے انکار کیا تو کہنے لگے بازار سے آپ کو کھانا اچھا نہیں ملے گا میں نے سوچا کہ مجھے ان سے کوئی کام تو ہے نہیں۔ چلو کھانا کھانے میں کیا حرج ہے میں ساتھ ہو لیا۔ اور کھانا کھایا۔ کھانے سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے کہ اب آپ بتائیں کہ کس کس سے وصولی کرنی ہے۔ ہم ہمراہ چل کر ان لوگوں سے ملا دیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ لوگ خواہ مخواہ آپ سے ناراض ہوں گے۔ کیونکہ لوگ تو ہمیں دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ نوجوان کہنے لگے نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ ہو لئے کسی کو بازار میں ملے۔ اور کسی کو گھر پر ملے۔ اور ان لوگوں نے فوری ادائیگی کا وعدہ کیا۔۔۔۔ میں نے چالان مرتب کر دئے۔ چونکہ ربوہ میں نیشنل بنک نہ تھا اسلئے ادائیگی چنیوٹ میں ہونا تھی۔

میرے ساتھ وقت مقرر کر کے مجھے روانہ کر دیا۔ میں وقت مقررہ پر بنک میں پہنچا۔ تو رقوم داخل ہو چکی تھیں۔

بیلف نے کہا کہ میں ان لڑکوں کے اخلاق سے بہت متاثر ہوا ہوں اور یہ واقعہ مجھے اکثر یاد آتا رہتا ہے۔

(ہفت روزہ "زندگی" ۱۹ جولائی ۱۹۶۲ء)

زمین برائے فروخت

ایک قطعہ زمین جس کا طول ۹۹ فٹ اور عرض ۵۵ فٹ واقعہ محلہ دارالنصر (ج) مناسب موزوں جگہ پر واقع ہے ضرورتمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت یا بالمشافہ بات کر سکتے ہیں۔

فضل دین پنشنر سپرنٹنڈنٹ نائب کورٹ محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کے بچوں عبدالماجد و کریم الدین نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور انہیں مزید علمی ترقی عطا کرے آمین ثم آمین۔

۲- مرزا ارشاد احمد صاحب الیکٹریشن نیچر گیس پاور اسٹیشن پیرال غائب کمپنی AEG کو اللہ تعالیٰ نے ۱۵/- روپے ترقی تنخواہ پچھلے ماہ عطا کی تو انہوں نے دفتر تحریک جدید کی معرفت غیر ممالک کے لئے برائے تعمیر مساجد ۱۵/- روپے بھجوائے تھے اس ماہ انہیں پھر ۱۵ روپے ترقی ملی ہے اس خوشی میں انہوں نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور خدمت دین کی مزید توفیق بخشے۔

(مینجر الفضل)

۲- میری والدہ صاحبہ عرصہ سات سال سے جوڑوں کی درد کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

داؤد احمد خان بشارت کراچی حال کوئٹہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ھے

معاصرین سے:

تکفیر میں احتیاط

دینی پیشوا تو آپس میں نہ لڑیں

تکفیر میں احتیاط

بے شمار احادیث اور قرآنی نصوص و اشارات سے ثابت ہے کہ ظاہر میں کسی کے شہادتین کے اقرار سے اس کے مسلمان ہونے میں شک نہ کیا جائے اور اس کے باطن کو خدا کے حوالے کر دیا جائے اور پھر یہ شہادتین ہی کی برکت و فضیلت ہے کہ صرف اس کے اقرار ہی سے ایک شخص خلود جہنم سے بچ جاتا ہے گو اپنے اعمال بد و کمی اطاعت کی وجہ سے جہنم میں داخل بھی ہو جائے نجات کا مدار جب یہی ہے تو پھر ——— ہمارے علماء معمولی معمولی باتوں پر کفر کے فتوے اور اس پر اپنے دستخط مہر کیوں ثبت کئے جا رہے ہیں۔!

جتنے فرقے آج اسلام میں ہیں وہ توحید و رسالت کے قائل ہی ہیں گو تاویل و تعبیر بیان بھی اور عقاید کے علاوہ کر لیتے ہوں مگر انھیں کافر کیونکر ٹھہرایا جا سکتا ہے تا آنکہ وہ خود ہی اس کا صریح انکار نہ کریں۔

اور پھر ان فتووں سے حاصل بھی کیا ہو رہا ہے اور اس کے عملی اثرات بھی کچھ نہیں دکھائی دیتے

میرا مطلب ہرگز یہ بھی نہیں ہے کہ دین میں ہر قسم کی گمراہی و ضلالت انگیز کی جائے بلکہ اصولی طور پر اس کا استعمال کرنا اور صحیح مسلک کی ترجمانی اپنے بس کے اندر کرتے رہنا اور عوام کو ایسے بد عقیدہ لوگوں سے واقف کرانا یہ علماء کرام کا کام ہے۔

اس بارے میں آپ کا مسلک بڑا محتاط ہے اور جس شخص کی نظر بھی کتاب و سنت کی وسعت پر ہے اور آخرت کا استحضار ہے وہ کبھی کسی کلمہ گو طبقہ پر اختلاف مسائل تاویلات اور تعبیرات بلکہ فساد عقائد کے باوجود کفر کا فتویٰ صادر کرنے میں بے باک نہیں ہو سکتا!

ہو سکتا ہے کہ اس شہادتین کی بدولت وہ شخص آخرت میں نجات یافتہ قرار دیا جائے اور ہم اس جہان میں کفر کی مہر ثبت کر رہے ہوں اور یہ فتویٰ دینے والے اس پر ماخوذ ہوں۔ (سید محمد علی بخاری جھجھر ضلع جالندھر)

(صدق جدید ۱۲ جولائی ۶۳ء)

دینی پیشوا تو آپس میں نہ لڑیں

غیر ملکی عیسائی پادریوں کی تندہی اور بے نفسی دیکھ کر میں حیران رہ جاتا ہوں اور سوچنے لگتا ہوں کہ یہ اتنا ستھرا اور بے لوث کیوں نہیں ہیں۔ آج کل کے تمام مسلمانوں کو یہ بات سوچنی چاہیئے اور مسلمانوں کے لیڈروں اور علماء و مشائخ کو تو ضرور ہی سوچنی چاہیئے

میری نوجوانی میں ایک پادری تھے ریورنڈ سی۔ ایف اینڈ ریوز۔ مرے اینڈ ریوز صاحب بہت عرصے بعد ہیں لیکن جس وقت کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں اس وقت میں کم عمر تھا اور اینڈ ریوز صاحب تیتیس اور چالیس کے درمیان تھے ان کی ذاتی اور خاندانی حیثیت یہ تھی کہ سمجھے جاتے تھے تو وائسرے مہمان رکھتا تھا اونچے خاندان کے انگریز تھے اور بے حد پڑھے لکھے تھے انہوں نے سکولوں اور کالجوں میں تعلیم دینے کا پیشہ اختیار کیا تھا گرجاؤں کی بجائے سکولوں اور کالجوں کے ذریعہ خدمت انجام دیتے تھے میں نے جس وقت انھیں دیکھا اس وقت وقت وہ سینٹ اسٹیفنز کالج دلی میں پروفیسر تھے پرنسپل ایک دیسی عیسائی تھا مسٹر رودرا۔ اینڈ ریوز صاحب نے اس کی ماتحتی بطیب خاطر قبول کر لی تھی اینڈ ریوز صاحب کے علاوہ اور کئی انگریز پادری مسٹر رودرا کے ماتحت پروفیسر تھے۔ سب مسٹر رودرا سے زیادہ قابل اور اینڈ ریوز صاحب کی قابلیت کا تو کچھ ٹھکانا نہیں تھا مگر کیا مجال جو کسی انگریز پادری کے دل میں خیال آ جائے کہ ہمارے اوپر کیے پرنسپل بنا کر بٹھا دیا ہے

سینٹ اسٹیفنز ہائی سکول۔ دلی تک میں کئی انگریز پادری کیمبرج اور آکسفورڈ کے گریجویٹ معمولی ٹیچر تھے اور پنڈت جانکی ناتھ (عیسائی) ہیڈ ماسٹر تھے جانکی ناتھ صاحب شاید ہندوستان کے گریجویٹ بھی نہیں تھے۔

مسٹر رودرا کی زندگی میں گاندھی جی دلی تشریف لاتے تھے تو ان کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے مسٹر رودرا ہی نے اینڈ ریوز صاحب کا گاندھی جی سے تعارف کرایا تھا اور اینڈ ریوز صاحب گاندھی جی کے گرویدہ ہو گئے تھے اور پھر رابندر ناتھ ٹیگور کے شانتی نکیتن میں پڑھانا شروع کر دیا تھا پرنسپلی اینڈ ریوز صاحب نے وہاں بھی نہیں کی۔

اینڈ ریوز صاحب کو میں خاصا قریب سے جانتا تھا لیکن میرا اندازہ ہے کہ آج بھی ہر غیر ملکی پادری ویسا ہی عالم فاضل اور قربانی و ایثار کرنے والا ہے اور پاکستان میں عیسائیت کے فروغ کی جہاں اور وجوہ ہیں وہیں ایک بڑی وجہ غیر ملکی پادریوں کی بے نفسی ہے۔

ایک اور انگریز پادری تھے جو اینگلو عربک کالج دلی میں پڑھاتے تھے اور وہ اس قدر منکسر مزاج تھے کہ اینگلو عربک کالج کے جلسوں میں دیسی جگہ بیٹھ جاتے جسے کہنا چاہیئے کہ جوتیوں میں بیٹھ گئے۔ پرانے سوٹ پیوند لگا لگا کر پہنتے تھے اور اپنی تنخواہ کا بڑا حصہ غریب طلبہ پر خرچ کر ڈالتے تھے اور وظیفے دینے کا ڈھنڈورہ نہیں پیٹتے تھے اتفاق سے علم ہو گیا۔ کسی طالب علم نے ان کی دعوت کر دی تھی۔ طالب علم کا کمرہ پروفیسر صاحب کے کمرے سے زیادہ آراستہ تھا اور کھانا طالب علم نے ڈھیر کھلایا تھا پروفیسر صاحب نے اس کا وظیفہ روک لیا۔ یہ پروفیسر صاحب بہ اعتبار سادگی ریورنڈ اینڈ ریوز سے چار قدم آگے تھے۔

مگر انگریز پادری ہمارے قدیم بزرگوں سے آج بھی پیچھے ہیں۔ حضرت داتا گنج بخش لاہوری اور حضرت خواجہ معین الدین اجمیری وغیرہ جس زمانے میں ہندوستان تشریف لائے تھے وہ ان کے لئے مطلق سازگار نہیں تھا اور انگریز پادریوں کی پشت پناہ انگریز حکومت تھی اب بھی ہندوستان میں بے شک تھوڑا سا فرق پڑا ہے۔ پاکستان میں ان سے مقدس باپ کہہ کر ہی خطاب کیا جاتا ہے پاکستان میں فرق نہیں پڑا ہے بلکہ زور کچھ بڑھا ہے اور آج کل کے مسلمان مولویوں اور صوفیوں نے روش ذرا بھی تو زور اور بڑھے گا۔ مسلمان مولوی اور صوفی اپنے بزرگوں کی طرح تکلیفیں نہیں اٹھا سکتے تو کم از کم انگریز پادریوں سے سبق حاصل کریں دوسری تکلیفوں کو چھوڑیئے مسلمان بزرگ کیسے کیسے دشوار گزار راستے طے کر کے ہندوستان آتے تھے اس نوع کی دشواری انگریز پادریوں کو قطعی نہیں ہے پھر یہاں آ کر ان کا اپنے وطن عزیز سے رشتہ نہیں ٹوٹتا وہ اپنے آپ کو بے سہارا نہیں پاتے مسلمان بزرگوں کا وطن سے رشتہ ٹوٹ جاتا تھا اور مسلمان بزرگوں کے پاس اللہ کے سوا ظاہری سہارا کوئی نہیں ہوتا تھا۔ مسلمان بزرگوں کی قوت ایمانی کے سامنے انگریز پادریوں کا کردار ہیچ ہے تاہم آج کل کے مسلمان مولویوں اور صوفیوں کے واسطے انگریز پادریوں کا کردار بھی سبق ہے۔

مولوی آپس میں بری طرح لڑتے ہیں اس طرح غیر ملکی پادری کیا دیسی پادری نہیں لڑتے چند ماہ قبل بریلوی خیال اور دیوبندی خیال کے مولویوں نے لائل پور وغیرہ کئی جگہ جیسا مظاہرہ کیا تھا اس کا غیروں پر کیا اچھا اثر ہو سکتا ہے مسلمانوں پر خراب اثر ہے اسلام سے ناواقف مسلمان لڑنے والے اور کفر کے فتوے دینے والے مولویوں ہی سے خفا نہیں ہیں اسلام سے خفا ہیں۔ (نوائے وقت ۱۸ جولائی)

دعائے مغفرت

مورخہ ۸؍۷؍۶۳ کو بوقت ۲ ½ بجے بعد دوپہر میری نانی اماں امۃ الغفور بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عبدالغفور صاحب سنوری حال راولپنڈی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھائی جس میں جماعت راولپنڈی کے احباب کثرت سے شامل ہوئے۔

مرحومہ موصیہ تھیں جنازہ اسی روز بذریعہ ٹرک ربوہ لے جایا گیا جہاں مورخہ ۹؍۷؍۶۳ کو محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کروائی۔

احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحومہ کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

(عبدالشکور محلہ کرتارپورہ راولپنڈی)

دعائے نعم البدل

عزیزہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ عزیزم چوہدری محمد اشرف بی اے۔ بی ٹی کا بچہ بعمر ۹ ماہ بقضائے الٰہی ۳۰؍۶؍۶۳ کو مختصر علالت کے بعد انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزم مرحوم مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حلقہ مانہ زیدکا ضلع سیالکوٹ کا نواسہ تھا والدین اور دیگر متعلقین اس اچانک صدمہ سے کافی متاثر ہوئے ہیں بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے آمین

(خاکسار تاج الدین لائل پوری۔ ناظم دارالقضاء) ربوہ۔

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین۔ سکندر آباد دکن

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● راولپنڈی ۲۴ر جولائی۔ کل قومی اسمبلی میں حکومت کی خارجہ پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان سنٹو اور سیٹو کے فوجی معاہدوں سے فوراً علیحدہ ہو جائے اور آزاد و غیر جانبدارانہ خارجہ پالیسی اختیار کرے۔ ارکان اسمبلی نے کہا کہ مغربی طاقتوں نے پاکستان کو دھوکہ دیا ہے۔ ممبروں نے چین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ خوشگوار تعلقات استوار کرنے پر زور دیا۔ مسٹر یوسف خٹک نے کہا کہ پاکستان کو چین سے یہ واضح معاہدہ کرنا چاہیئے کہ بھارت کی طرف سے حملہ کی صورت میں وہ پاکستان کی امداد کرے گا۔

وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے سنگین حالات کے پیش نظر اتحاد کی جو اپیل کی تھی۔ اپوزیشن کے ممبروں نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو اس سلسلہ میں اپنی نیک نیتی کا ثبوت دینا چاہیئے اور اتحاد کے لئے فضا سازگار بنانے کی غرض سے ملک میں مکمل جمہوریت بحال کرنی چاہیئے۔

● لاہور ۲۴ر جولائی۔ مغربی پاکستان میں استمال اراضی کا ۷۵ فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔ اور باقی کام تیزی سے مکمل کیا جا رہا ہے اسوقت تک ۹ لاکھ بیس ہزار ایکڑ اراضی کا استمال مکمل ہو چکا ہے۔

● لاہور ۲۴ر جولائی۔ رانا عبدالحمید خاں وزیر بحالیات نے کل ایک بیان میں کہا کہ حکومت دعویداران جائیداد کو پندرہ ہزار تک کے کلیموں کا معاوضہ نقد ادا کر دے گی۔ یہ معاوضہ ان کی معاوضہ کتابوں میں درج قابل ادائیگی رقوم کے مطابق دیا جائے گا۔ آپ نے کہا یہ بات کچھ عرصہ پیشتر حکومت کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ سارے دعویداروں کو نقد معاوضہ دے دیا جائے اب حکومت نے اس کی منظوری دیدی ہے۔ آپ نے کہا اس سکیم کے مطابق ان سب دعویداروں کو نقد معاوضہ دیا جائے گا جنہوں نے ابھی تک اپنے کلیم استعمال نہیں کئے لیکن یہ کلیم پندرہ ہزار روپے سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ نے کہا اس سکیم کا نام سی ای پی نمبر ۳ رکھا گیا ہے۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر اس سکیم کی تفصیل تیار کر رہے ہیں وہ جلد ہی تفصیلات کا اعلان کر دیں گے۔

● نئی دہلی ۲۴ر جولائی۔ یہاں موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق پہلگام میں طوفان سے کم از کم دو سو افراد ہلاک ہوئے ان میں غیر ملکی سیاح اور طالب علم بھی شامل ہیں۔ پہلگام جسے مقبوضہ کشمیر میں سیاحوں کی جنت کہا جاتا ہے۔ ملبہ سے اٹا پڑا ہے اور ہزاروں درخت جڑوں سے اکھڑ کر راستوں میں رکاوٹیں بنے پڑے ہیں۔ طوفان سے دو بڑے ہوٹل، دکانیں اور ریسٹ ہاؤس تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ طوفان کی وجہ سے ہزاروں من وزنی پتھر پہاڑوں سے لڑھک کر وادی میں آن گرے۔ غیر سرکاری اطلاع کے مطابق اس حادثہ میں کم از کم پچیس طالب علم اور نامور قانون ساز اسمبلی کے نائب سپیکر غلام محمد سالار کے خاندان کے افراد جن میں ان کا بیٹا، چار بچے اور ایک خادمہ شامل ہیں ہلاک ہو گئے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا انڈونیشیا میں ورود

بقیہ صفحہ اوّل سے

اور مبلغین کانفرنس میں بھی آپ نے شرکت کرنی ہے اس لئے آپ اس ملک میں قریباً اٹھارہ دن قیام فرمائیں گے اور اندرون ملک بھی تشریف لے جا کر دورہ کریں گے اور جماعتوں سے ملاقات کر کے حالات بچشم خود ملاحظہ فرمائیں گے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس دورہ کے بابرکت نتائج ظاہر فرمائے اور آپ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

قائم مقام وکیل التبشیر

حج بیت اللہ کے کوائف

بقیہ صفحہ ۵

کہ روحانیت کے اثرات سرایت کر جائیں اہل مکہ و مدینہ کی آنکھیں کھل جائیں اور ان کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس پیدا ہو جائے۔

اسلامی مساوات

مدینہ میں ایک پنجابی ہوٹل کے مالک نے بتایا کہ یہاں عام قاعدہ یہ ہے کہ مالک اور ملازمین خواہ وہ کتنے ادنیٰ کیوں نہ ہوں ایک ہی دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں حتیٰ کہ امیر مدینہ یعنی مدینہ کا گورنر بھی جب تک اپنے ملازموں کو دستر خوان پر نہ بٹھائے کھانا نہیں کھاتا میں نے اپنے معلم کے ہاں بھی اس امر کا مشاہدہ کیا ہے کہ بعض اوقات اگر کسی ملازم کے آنے میں دیر ہوتی تو کھانا ٹھنڈا ہو جاتا تھا مگر معلم اس وقت تک شروع نہیں کرتا تھا جب تک کہ وہ ملازم شامل نہ ہو جائے

حج سے قبل جانے کی وجہ سے مدینہ منورہ میں قیام مختصر ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ روانگی سے قبل دو رکعات نوافل کے بعد روضہ مبارک پر آخری الوداعی سلام کے لئے حاضر ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان مسیح موعود کی طرف سے بھی سلام عرض کیا

آج بھی وہ مقدس اور مبارک گھڑیاں جب یاد آتی ہیں تو طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے روح اس تسکین کو ڈھونڈتی ہے جو روضہ مبارک اور مسجد نبوی میں حاصل ہوتی تھی۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر اور حضور اقدس کے عشق محمدی کا اندازہ ہوتا ہے کہ

حسمی یطیر الیک من شوق علا
یالیت کانت قوۃ الطیران

اے ہمارے محسن اور محبوب آقا! تیرے محبوب مقامات کی زیارت کے شوق میں آج ہماری روح اور جسم بے قرار ہیں اے کاش ہم میں اڑنے کی طاقت ہوتی۔ ہم پرواز کر کے بھی آ مقصود کی مقدس خواب گاہ میں حاضر ہوتے۔ خاکسار ۲۵ر اپریل کو بعد نماز عشاء واپس مکہ مکرمہ پہنچ گیا چونکہ معلم صاحب کو محترم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے ذریعے جماعت کا تعارف اور نظام کا اچھی طرح سے علم ہو چکا ہے اس لئے جونہی ہم نے کمرہ میں قدم رکھا تو انہوں نے مسکرا کر خوشخبری سنا دی کہ آپ کے اور آدمی آئے ہوئے ہیں چنانچہ آتے ہی برادرم مکرم مولانا نور الحق صاحب انور مبلغ نیروبی سے ملاقات ہوئی۔ اور اس وقت تک میرے اور برادرم شیخ نور احمد صاحب کے علاوہ ہمارے معلم صاحب کے پاس مزید چھ احمدی اکٹھے ہو گئے تھے دو دن کے بعد برادرم سید انوار احمد صاحب کلکتہ مع والدہ محترمہ پہنچ گئے اب ہمارا یہ اک مختصر سا قافلہ تھا ایک امیر یعنی محترم مولوی نور الحق صاحب انور کی قیادت میں باقی ایام کے پروگرام کو شروع کیا چند دنوں کے بعد مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اور مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب مبلغین افریقہ بھی تشریف لے آئے غرضیکہ مناسک حج سے قبل ہم چودہ ۱۴ احمدی ایک ہی جگہ اکٹھے ہو گئے الحمد للہ۔

انشاء اللہ آئندہ آخری قسط میں مناسک حج کی تفصیل اور ان کی حکمت اور بیت اللہ نیز الجماعت کے نظارے غار ثور اور غار حرا کی زیارت اور سرور عالم صلعم کے حجۃ الوداع کا نقشہ آپ کے سامنے رکھنے کی کوشش کروں گا۔ انشاء اللہ وباللہ التوفیق۔ (باقی)

دسمبر ڈائل نمبر ۵۲۵۴

مبلغ بورنیو مکرم محمد ادریس صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

بورنیو کے تبلیغی حالات پر دلچسپ اور ایمان افروز لیکچر

ربوہ۔ مورخہ ۲۱ر مئی بروز اتوار چھ بجے شام ربوہ کی مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے مبلغ بورنیو مکرم مرزا محمد ادریس صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں مجلس مقامی کے عہدیداران کے علاوہ متعدد دیگر احباب بھی شریک ہوئے تقریب کا آغاز محترم جناب حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی نے کی اس کے بعد مجلس مقامی کی طرف سے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نائب مہتمم نے مرزا محمد ادریس صاحب کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے بورنیو میں آپ کی تبلیغی خدمات کو سراہا اور وہاں سے ساڑھے دس سال بعد کامیاب مراجعت پر آپ کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا بعدہٗ مکرم محمد ادریس صاحب نے مجلس مقامی کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں محترم صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

اسی روز نماز مغرب کے بعد مسجد گولبازار میں منعقدہ ایک جلسہ میں مکرم مرزا محمد ادریس صاحب نے بورنیو کے تبلیغی حالات پر لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے وہاں احمدیہ مشن کے قیام اور مخالف حالات میں جماعت کی ترقی اور وہاں کے احمدی احباب کے ایثار و اخلاص سے متعلق بہت ایمان افروز واقعات سنائے۔ اس جلسہ میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بیرونی ممالک میں تبلیغی نظام کو مضبوط بنانے اور وہاں رفتار ترقی کو تیز تر کرنے کے سلسلہ میں احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔